novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

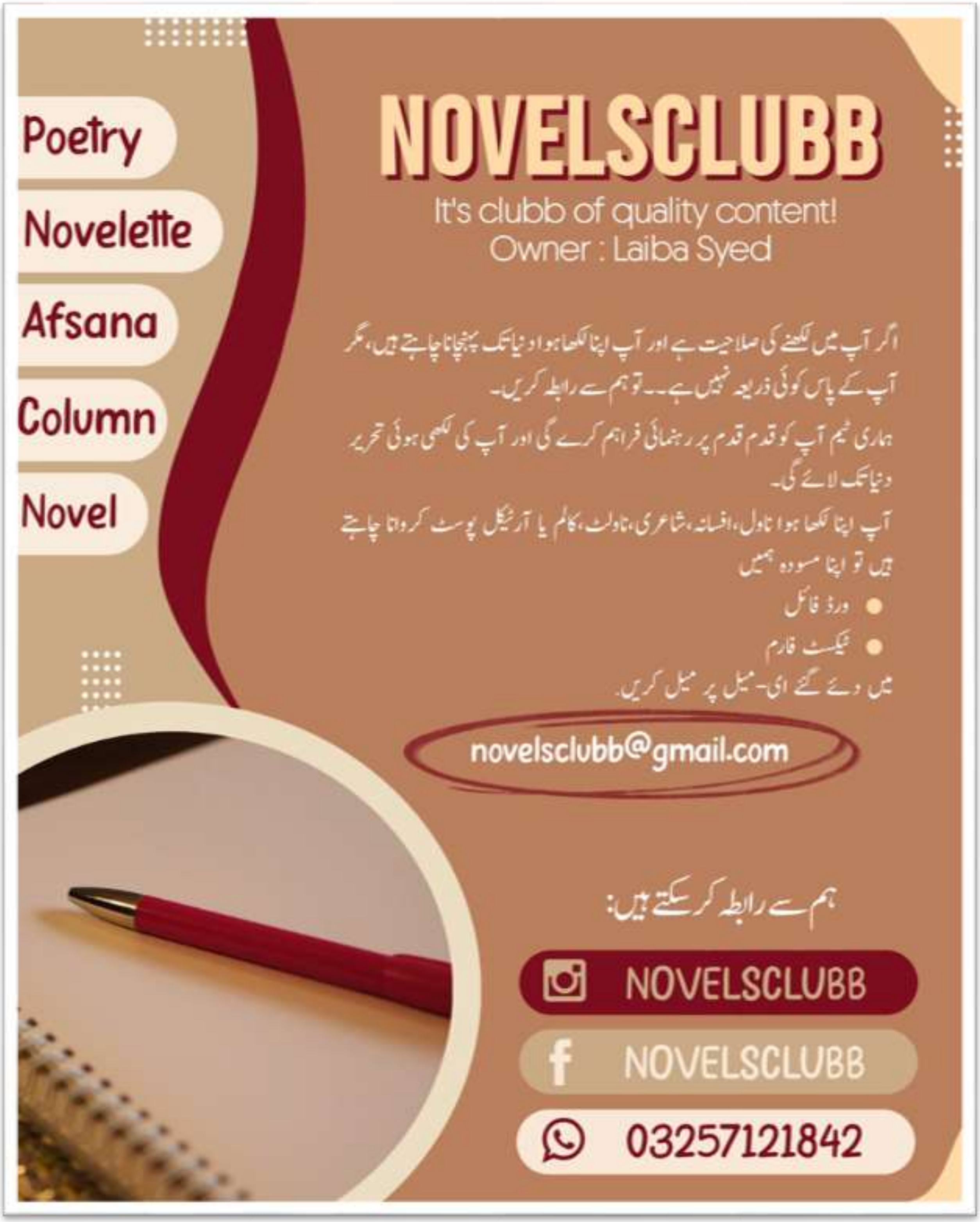
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

گمان

از قلم

طیبہ رفیق

www.novelsclubb.com

گمان

از طیبہ رفیق

پچھلی گاڑی پر نظر پڑتے ہی اس کی ٹانگوں سے سانس ہی نکل گئی وہ کوئی اور نہیں بلکہ شاہ ویز تھا جو شائد ڈرنک کر کے اپنے دوستوں کے ساتھ موج مستیوں میں مگن تھا۔"جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو"وہ آنکھیں بند کر کے مسلسل دہرا رہی تھی۔آج زندگی میں پہلی بار اس کو ڈر لگا تھا۔

"وہ کیا اس کا باپ بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا"

اسے اپنے ہی کہے ہوئے الفاظ کسی ہتھوڑے کی مانند سر پر لگتے ہوئے محسوس ہوئے

اس نے گاڑی کو اندھا دھند بھگانا شروع کر دیا کچھ دیر کے بعد جب بیک ویو مرر میں دیکھا "تو وہاں کوئی نہیں تھا۔"وہ لوگ میرے پیچھے ہی تھے کہاں چلے گئے اتنا بڑا وہم نہیں ہو سکتا مجھے

وہ حیران ہو رہی تھی کہ وہ لوگ اگر اس کے پیچھے تھے تو کہاں گئے اس نے بے اختیار گہرا سانس لیتے ہوئے اسٹئیرنگ پر اپنے ہاتھ ڈھیلے کیے۔

وہ ائیر پورٹ پہنچ چکی تھی شدید سردی میں بھی پسینہ اس کے ماتھے کو بھگو رہا تھا۔

وہ ابھی بھی اسی گاڑی کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ اچانک اسے اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا اس نے چونک کر ایک دم سے پیچھے دیکھا تو ارجمند بھائی کو دیکھ کر جان میں جان آئی۔

"ارجمند بھائی"

جانے کب سے رکے ہوئے آنسو اب اس کے گالوں پر بہنے لگے تھے۔

"ارے کیا ہوا ہماری شیرنی کو"

انہوں نے حیرت اور فکر مندی سے اسے دیکھا تھا۔

"کچھ نہیں بھائی وہ آپ کو اتنے عرصے کے بعد ایسے سامنے دیکھا تو آنسو آ گئے"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ اس وقت کسی بھی بات کا ذکر نہیں کرنا چاہتی تھی سو وہ آنسو صاف کر کے مسکرانے لگی۔

دوسری طرف گاڑی کے نکلنے کی آواز سے نور کے پیرنٹس جاگ چکے تھے۔ حیرت اور پریشانی کے عالم میں وہ دونوں باہر آ گئے تھے وہ مسلسل نور کا نمبر ٹرائی کر رہے تھے مگر آگے سے کوئی رسپانس نہیں مل رہا تھا۔ ریاض صاحب پریشانی میں ادھر ادھر ٹہل رہے تھے جبکہ ناہید بیگم صوفے پہ بیٹھی تھیں۔

اتنے میں بیرونی گیٹ کھلنے کی اور گاڑی کے پورچ میں رکنے کی آواز آئی۔ وہ دونوں تقریباً بھاگتے ہوئے باہر کی طرف لپکے، ابھی وہ دروازے پہ پہنچے ہی تھے کہ نور چوکیدار کو سامان اندر لانے کی ہدایت دیتے ہوئے نظر آئی ساتھ ہی فرنٹ سیٹ سے ایک چھبیس ستائیس سال کا لڑکا چہرے پہ سنجیدگی اور معصومیت لیے پوری وجاہت سے نیچے اترا تھا۔ اسے پہچاننے میں انہیں ذرا برابر دیر نہیں لگی تھی۔ وہ بے اختیار آگے بڑھے آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے اور ہونٹوں پر مسکراہٹ۔ ناہید بیگم سے ملنے کے بعد وہ دیر تک ریاض صاحب کے گلے لگا رہا تھا۔

ناہید بیگم اچانک کچھ یاد آنے پر نورِ حرم کی طرف بڑھیں جو بہت ہی دلچسپی اور محبت سے یہ سارا میل ملاپ دیکھ رہی تھی۔

نور ایسے کرتے ہیں کیا؟؟؟ تم نے تو ہماری جان ہی نکال لی تھی اتنی رات کو بنا بتائے گاڑی لے کر نکل گئی راستے میں ہزار مسئلے ہو جاتے ہیں۔"

"بڑی امی بڑی امی نور کو میں نے ہی منع کیا تھا میں آپ سب کو سرپرائز دینا چاہتا تھا "سوری"

ارجمند نے باقاعدہ کان پکڑ لیے تھے اس سے پہلے کے نور کچھ بھی کہتی ارجمند نے نور کو بچا لیا تھا۔

سب اندر چلے گئے تھے لیکن نور کے ذہن میں اس کی ماں کی بات گونج رہی تھی "راستے میں ہزار مسائل ہو جاتے ہیں" وہ اب کیا بتاتی کہ وہ کس مشکل سے نکل کے آئی ہے

"اگر وہ لوگ مجھ تک پہنچ جاتے تو۔۔۔۔"

اس سے آگے وہ کچھ نہ سوچ سکی۔

"ارے حرم بیٹا! باہر کیوں کھڑی ہو اندر آؤ"

ریاض صاحب نے حرم کو باہر کھڑے دیکھ کر اسے اندر اندر بلایا تھا۔

ارجمند بھائی اسے نوٹ کر رہے تھے گاڑی میں بھی وہ سوچوں میں گم تھی اور ابھی بھی وہ گم سم سب کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی تھی۔

"ارجمند بیٹا بتا دیتے آنے سے پہلے ہم آپ کے لیے شاندار انتظام کرتے"

ریاض صاحب اب کی بار ارجمند سے مخاطب ہوئے تھے۔

اوہو تایا جان اگر پہلے بتا دیتا تو میں آپ سب کے ایکسپریشن کیسے دیکھتا میں یہ خوشی اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا تھا۔"

"کھانے کا بتاؤ کیا کھاؤ گے ؟؟"

ناہید بیگم نے پیار سے سے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

نہیں نہیں بڑی امی میں کھانا کھا کہ آیا ہوں بس ابھی آرام کرنا ہے آپ لوگ بھی آرام "کریں میری وجہ سے آپ کے آرام میں خلل پڑا"

وہ ناہید بیگم کو شروع سے ہی بڑی امی کہہ کر بلاتا تھا۔

نہیں بیٹا! وہ تو بس نور ایسے پہلے کبھی گئی نہیں نا بتائے بغیر تو اسی کی ٹینشن ہو رہی تھی باقی "تم بھی آرام کرو تھک گئے ہو گے"

نور پہلے ہی سونے کے لیے چلی گئی تھی وہ الگ بات تھی کہ اسے ساری رات نیند نہیں آنی تھی۔

ناہید بیگم نے ارجمند کو اس کے روم میں چھوڑا اور خود بھی سونے کے لیے چلی گئیں صبح اٹھ کر انہیں بہت سے انتظام کرنے تھے۔

••••••••••••••••••••••••••••••

"اذلان بیٹا! اٹھ جاؤ اب یونیورسٹی نہیں جانا کیا؟؟"

فریدہ جمال کھڑکی کے آگے سے پردے ہٹاتے ہوئے بیٹے کو آواز دے رہی تھیں۔

کھڑکی سے صبح کی تیز ٹمٹماتی ہوئی روشنی سے بچنے کے لیے اذلان نے اپنا دایاں بازو آنکھوں پر رکھا۔

"جی ممی اٹھتا ہوں"

وہ نیند سے بھری آواز میں بولا تھا۔

رات دیر سے سنے کی وجہ سے اس کی آنکھیں سوج گئی تھیں اور ہلکی ہلکی سرخ بھی ہو رہی تھیں۔اس کی آنکھوں سے صاف لگ رہا تھا کہ وہ رات دیر تک جاگتا رہا ہے۔

"بیٹا جلدی سے اٹھ جاؤ فریش ہو کر باہر آجاؤ میں ناشتہ لگا رہی ہوں"

www.novelsclubb.com

فریدہ جمال جلدی میں دروازے سے نکلتے ہوئے ہدایت دے رہی تھیں۔انہیں جا کر جمال احمد کو بھی دیکھنا تھا۔رمیشا کو بھی جگانا تھا۔

جمال احمد غصے کے کے تھوڑے تیز تھے انہیں ہر کام وقت پر چاہیے ہوتا تھا۔لیکن اپنے بچوں سے بے انتہا پیار کرتے تھے۔ان کے دو ہی بچے تھے اذلان بڑا تھا یونیورسٹی کے آخری سمسٹر میں تھا جبکہ رمیشہ چھوٹی تھی اور ابھی میٹرک میں تھی۔

چھوٹا سا گھرانا اپنی زندگی بہت ہنسی خوشی گزار رہا تھا آنے والے طوفان سے بے خبر۔

اذلان نیند میں ہی اٹھا اور الماری سے نیوی بلیو شرٹ اور جینز نکالی پھر فریش ہونے واشروم گھس گیا۔مرر پر نظر پڑتے ہی اس کی آنکھیں پوری طرح کھل گئیں اس کی آنکھیں کسی حد تک سوج چکی تھیں۔وہ باہر سب کو کیا جواب دے گا کیوں اس کی آنکھیں سوجی ہوئی ہیں۔یہی سوچ کر وہ پریشان ہوا پھر جلدی سے شاور لے کر وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا اپنے بالوں کو ڈرائی کر رہا تھا۔پھر ہئیر برش سے اپنے بالوں کو اپنے سگنیچر سٹائل میں اوپر کر کے جل لگائی اور موبائل اٹھا کے ڈریسنگ ٹیبل پہ پہنچ گیا۔

"السلام علیکم"

اپنی کرسی کو پیچھے کی طرف گھسیٹتے ہوئے سب کو سلام کیا تھا سب نے ناشتہ کرتے ہوئے سلام کا جواب دیا تھا۔

"کیا بات ہے برخوردار رات کو نیند پوری نہیں ہوئی کیا؟"

جمال احمد بظاہر نیچے دیکھتے ہوئے بریڈ اور انڈا کھا رہے تھے۔

اذلان نے اپنی آنکھیں زور سے میچیں۔

"جج...جی بابا....وہ بس پڑھ رہا تھا رات دیر تک تو اسی لیے بس"

اذلان جلدی جلدی ناشتہ کرنے لگا کہ کہیں کوئی اس کی چوری نہ پکڑ لے۔

اس کا بس چلتا تو وہ یونیورسٹی بھی نہ جاتا لیکن لاسٹ سمسٹر تھا اور وہ کوئی کلاس مِس نہیں کرنا چاہتا تھا۔ناشتہ کر کے سب کو اللہ حافظ کرنے کے بعد بائیک کی چابی انگلی پر گھماتے ہوئے وہ باہر نکل گیا۔

اپنی گاڑی ہونے کے باوجود وہ بائیک پر ہی جاتا تھا۔

بقول اس کے جو مزہ بائیک رائیڈنگ میں ہے وہ کسی اور سواری میں کہاں۔

یونیورسٹی پہنچ کر بائیک پارکنگ میں کھڑی کر کے ابھی وہ نکلا ہی تھا کہ وہ دونوں اس کے سر پہ پہنچ گئے۔

www.novelsclubb.com

"آج ہمارا ہیرو ہم سے ملے بغیر ہی کلاس لینے جا رہا ہے"

التمش نے اذلان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے روکا تھا۔

"ہاں بھئی لوگ آج کل پتا نہیں کن خیالوں میں گم رہتے ہیں"

محتسم بھی پیچھے سے آ ٹپکا تھا۔

اذلان کا جی چاہا اپنا سر پیٹ لے وہ ابھی فلحال ان دونوں کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔وہ جانتا تھا اس کی آنکھیں دیکھ کر جو شک کا کیڑا ان کے دماغ میں ہے وہ حرکت میں آجائے گا۔

لیکن اب کیا ہو سکتا تھا نہ چاہتے ہوئے بھی اس کو پیچھے مڑنا پڑا۔

نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے کلاس کے لیے دیر ہو رہی تھی اس لیے جلدی میں تھا"

"تو سوچا پہلے کلاس لے لوں پھر مل لوں گا

اذلان کے کچھ سبجیکٹس ان سے الگ تھے۔

"چل ملتے ہیں پھر"

وہ جلدی سے وہاں سے نکل گیا تھا لیکن اس کے جانے سے پہلے ہی اس کی آنکھوں کو نوٹ کر لیا گیا تھا۔

کلاس کے بعد جب اذلان باہر آیا تو وہ دونوں گراؤنڈ میں بینچ پر بیٹھے اس کا ہی ویٹ کر رہے تھے۔

ویسے تو وہ تینوں ہی گُڈلُکنگ اور ہینڈسم تھے لیکن اذلان ان تینوں میں نمایاں تھا۔

اس کے براؤن بال (جو کبھی کبھی ماتھے پر بکھرے ہوتے تھے)،اس کی سنہری آنکھیں، اور اس کی ڈمپل والی سمائل جس پہ لاکھوں لوگ قربان ہونے کو تیار تھے۔وہ جب چلتا تھا تو ایسا لگتا تھا جیسے کسی سلطنت کا شہزادہ چل رہا ہو۔یہ سب چیزیں اس کی شخصیت کو نمایاں کرتی تھیں۔

وہ بہت ہی نرم دل تھا دِکھنے میں وہ اٹیٹیوڈ سے بھرپور لگتا تھا لیکن اسے قریب سے جاننے والے ہی جانتے تھے کہ وہ دل کا کتنا اچھا ہے۔

اسی لیے تو اس کے دوست اسے ہیرو کہہ کہ بلاتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"لو جی ہمارا ہیرو آگیا"

محتسم کی نظر سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے اذلان پر پڑی تھی وہ دونوں اٹھ کر اس کی جانب چل دیے تھے۔

"چلو یار کیفے چلتے ہیں بہت بھوک لگی ہے صبح جلدی میں ناشتہ بھی صحیح سے نہیں کیا"

ان کے آتے ہی ازلان نے انکو کیفے کی جانب موڑ لیا۔وہ انکے سوالات سے بچنے کے لیے ان کا دھیان بھٹکا رہا تھا۔وہ دونوں خاموشی سے اس کے ساتھ چل دیے۔

....

یونیورسٹی کے آخری دن چل رہے تھے،دعا کو اکثر ریسرچ کے لیے دوسری یونیورسٹی یا مختلف جگہوں پر جانا پڑتا تھا۔آج بھی وہ اپنی فیلوز کے ساتھ کسی پوش علاقے میں گئی تھی۔

وہ علاقہ غریبی کی ایک مثال تھا،جہاں بجلی اور گیس کا دور دور تک کوئی نام ونشان نہیں تھا

۔

وہاں لوگ جھونپڑیوں میں رہتے تھے چھوٹے چھوٹے بچے پھٹے کپڑوں میں باہر گھوم رہے تھے۔

چھوٹے بچے سکول جانے کی عمر میں مزدوری کر رہے تھے۔دعا کو یہ سب دیکھ کر بہت دکھ ہوا تھا۔

وہ ہمیشہ سے ایسے لوگوں کا سہارا بننا چاہتی تھی۔بھوک سے بلکتے بچوں کو دیکھ کر اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔اس کا دل اتنا اتنا نرم تھا کہ کسی کو تکلیف میں دیکھ کر خود بھی رونے رونے لگتی تھی،دوسروں کے درد کو اپنا درد سمجھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

آج بھی وہ گھر آکر اسی علاقے کے بارے میں سوچ رہی تھی،وہ خاموش تھی

"کیا ہوا بیٹا؟کیا بات ہے؟"

انہیں پتا تھا ضرور کوئی ایسی بات ہی ہوگی جس کو لے کر دعا پریشان ہے۔

امی ہمارے ملک میں اتنی غربت کیوں ہے؟ کیوں لوگ بھوکے سوتے ہیں؟ ہماری" حکومت کیوں نہیں ان کا خیال رکھتی؟'' وہ جب بھی اداس ہوتی فرحت بیگم کی گود میں سر رکھ کر ایسے ہی سوال کیا کرتی تھی۔

میرا بچہ! یہاں سارا سسٹم کرپٹ ہے ہر جگہ کرپشن چل رہی ہے۔ ہر کوئی خود کے" بارے میں ہی سوچتا ہے۔ اگر کبھی حکومت غلطی سے سے فنڈ ایشو کر بھی دے ناتوان بے چاروں تک آتے آتے وہ ختم ہو جاتا ہے۔ ہر کوئی اس میں سے اپنا حصہ نکال لیتا ہے"

فرحت بیگم بہت پیار سے اس کے کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھیں جس سے اسے سکون مل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

لیکن امی حضرت عمرؓ کے دور میں تو ایسا بالکل بھی نہیں ہوتا تھا وہ خود ہر ایک کے گھر جا کہ" ان کے حالات کا پتا کرتے تھے، ان کے زمانے میں تو کوئی بھی بھوکا نہیں سوتا تھا"

وہ بہت ہی معصومانہ انداز میں سوال کر رہی تھی۔

ہاں بیٹا وہ بہت ہی سنہرا دور تھا، کوئی کسی کا حق نہیں مارتا تھا، کرپشن نہیں تھی، کوئی کسی"
کا حق نہیں مارتا تھا اب وہ زمانہ نہیں رہا۔" انہوں نے ٹھنڈی آہ بھری۔

نہیں امی زمانہ کبھی نہیں بدلا کرتا لوگ بدلتے ہیں حالات بدلتے ہیں، زمانہ تو آج بھی"
وہی ہے جو ہمارے نبی ﷺ کا زمانہ تھا۔ بس لوگوں نے اپنے نظریات بدل دیے ہیں۔ اب
"لوگ اللہ پہ یقین کرنا چھوڑ چکے ہیں اللہ سے اچھا گمان کرنا چھوڑ چکے ہیں۔

دعا اٹھ کے بیٹھ گئی تھی۔

اور پتا ہے امی جو لوگ اللہ سے بڑے بڑے گمان رکھتے ہیں نا وہ کبھی بھی مایوس نہیں"
، ہوتے، اللہ ﷻ نے ہمیں مانگنے کی ترکیبیں سکھائی ہیں

تو اللہ تعالی دینے میں بھی خوب مہارت رکھتے ہیں۔ مجھے اپنے اللہ ﷻ پہ پورا یقین ہے اگر
ہم سچے دل سے اللہ سے مانگیں گے تو حالات ضرور بدلیں گے۔

"اللہ ﷻ سے ایک اچھا گمان ہمیں بہت سی بد گمانیوں سے بچا لیتا ہیں۔

www.novelsclubb.com

اپنی بیٹی کے منہ سے اتنی اچھی باتیں سن کر فرحت بیگم کو بے اختیار دعا پہ پیار آیا تھا۔ یہ ان کی ہی تو تربیت تھی۔

دعا ایک نئے عزم کو دل میں لیے وہاں سے اٹھ گئی تھی۔

دروازے پر دستک ہوئی تو فرحت بیگم دروازہ کھولنے چلی گئیں لیکن سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر ان کی آنکھیں کسی حد تک کھل گئیں۔ ان کے منہ سے لفظ نہیں نکل رہے تھے۔

••••••••••••••••••••••••••••••

دسمبر ۲۰۲۲ء

www.novelsclubb.com

کیسے نہ پیار آئے اس رب پہ جب بندہ کانپتے دل کے ساتھ قرآن کھولے، دل میں اپنے گناہوں کا ملال لیے، اور......اور وہ رب نہ ڈانٹے........نہ جھڑکے.......نہ دھتکارے بلکہ بڑے پیار سے آپ کو آپ کی غلطی سمجھا دے اور احساس دلائے کہ تم میری نظر میں ہو پھر آنکھیں چھلک پڑیں، دل تڑپ اٹھا....."یارب آپ نے مجھے مخاطب کیا ہے.....آپ، نے میرے دل کے حال کو جان لیا ہے.....آپ نے مجھے جواب دیا ہے.....میں اہم ہوں آپ کے لیے؟؟؟؟رب کائنات میں تو کچھ بھی نہیں ہوں......اللہ ﷻ آپ حق ہیں آپ کا علیم بذات الصدور ہونا برحق ہے........یارب میں میں کیسے نہ مانوں آپ کی...... بات.....میں کیسے آپ کی نافرمانی کروں.....آپ نے ہمیشہ مجھ پر احسان کیا ہے.....مجھے تھاما ہے.......مجھے سیدھا راستہ دکھایا ہے."......۔وہ دل ہی دل میں اللہ سے مخاطب تھی ۔اس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، اس کے آس پاس دوسری لڑکیاں قرآن کی کلاس لے رہی تھیں لیکن وہ اس سب سے بے نیاز اپنے اللہ سے ہم کلام تھی۔اسے قرآن مل گیا تھا اسے سب مل گیا تھا۔دنیا والوں کی بے رغبتی اب اسے دکھی نہیں کرتی تھی۔ساری لڑکیاں کلاس لے کر جا چکی تھیں مگر وہ ویسے ہی وہاں بیٹھی تھی اسے وہاں سکون مل رہا تھا۔اسے ہمیشہ اس جگہ

سکون ملتا تھا۔وہ سکون جسے وہ ساری دنیامیں تلاش کرتی پھر رہی تھی،وہ سکون جو اس سے چھن چکا تھا،وہ سکون اسے اللہ کے راستے میں ملا تھا۔

ہاں جب دنیا سے دل بھر جایا کرتے ہیں تو وجود خاموش ہو جایا کرتے ہیں اور جب خاموش وجود کی کوئی نہیں سنتا تو اللہ تعالیٰ ہی سنتا ہے پھر اللہ ہر بار مل جاتا ہے۔جب جب پکارو مل جاتا ہے،ہاں انسان نہیں ملتے اللہ مل جاتا ہے۔اللہ دلوں کے حال جانتا ہے اور غمگین دلوں کی مدد کرتا ہے۔۔

اس نے بھی اللہ کو پا لیا تھا اس نے بھی لوگوں سے ٹھوکریں کھانے کے بعد اللہ کے راستے کو اپنایا تھا مسلسل آنسو بہانے کے بعد جب دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا تو وہ وہاں سے اٹھ گئی۔

اچانک ہی اسے باہر بیٹھے بابا جی کا خیال آیا وہ اپنی چیزیں سمیٹتی جلدی سے وہاں سے اٹھی۔اسے بابا جی سے بہت سے سوال کرنے تھے۔اسے لگتا تھا ان بابا جی کے ساتھ اس کا کوئی گہرا تعلق ہے وہ بابا اس کے لیے ہی وہاں آئے ہیں۔

عبایا میں لپٹی نارمل سی قد و قامت، حجاب میں الجھی جھیل سی آنکھیں، پردے میں ڈھکے ریشمی براؤن بال وہ بہت خوبصورت تھی۔ کبھی اس کی یہ خوبصورتی زمانے بھر میں مشہور تھی مگر مگر پھر اس نے اللہ کا راستہ اپنالیا اور پنی خوبصورتی کو دنیا والوں سے چھپالیا۔

اگر کوئی لڑکی اس گمان میں رہتی ہے کہ اس کی خوبصورتی اس کا سب سے بڑا پلس پوائنٹ ہے تو یہ اس کی سب سے بڑی غلطی ہے۔۔۔ مرد جب عورت کو پسند کرتا ہے تو وقتی طور پر اس کی خوبصورتی ہی کو پسند کرتا ہے لیکن وقتی پسندیدگی جب محبت میں بدلتی ہے تو عورت کی خوبصورتی پیچھے رہ جاتی ہے مرد پھر عورت کا رکھ رکھاؤ، کردار، اس کا دین کے ساتھ لگاؤ، اس کا ذاتی زندگی کے تعلقات دیکھ کر ہی اسے محبت دیتا ہے یا پھر نہیں دیتا لڑکی جتنی مرضی خوبصورت ہو لیکن سیرت ہمیشہ خوبصورتی پر فوقیت لے جاتی ہے۔۔۔ جو عزت سیرت پیدا کرتی ہے وہ خوبصورتی کبھی بھی پیدا نہیں کر سکتی۔۔۔ مرد کتنا ہی گنہگار اور غلط کاریوں میں ہی ملوث کیوں نہ ہو لیکن بیوی وہ ہمیشہ دین دار اور خوب سیرت ہی چاہتا ہے۔

اس کو بھی گمان تھا کہ اس کی خوبصورتی اس کا پلس پوائنٹ ہے اور یہی غلطی اسے لے ڈوبی تھی۔

مدرسے سے باہر قدم رکھتے ہی وہ اس درخت کی جانب بڑھی جہاں وہ بابا بیٹھتے تھے مگر آج وہ وہاں نہیں تھے۔اس نے اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی مگر وہاں ان کا نام و نشان بھی نہ تھا۔وہ وہیں درخت سے ٹیک لگا کر ان کا انتظار کرنے لگی۔اسے وہاں بیٹھے آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا لیکن بابا جی کا کوئی اتا پتہ نہ تھا۔وہ طرح طرح کے گمان کرنے لگی تھی ''کہیں بابا جی کو کچھ ہو گیا تو۔۔۔کہیں بابا جی کا ایکسیڈنٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''اس سے آگے وہ کچھ نہ سوچ سکی تھی۔اس نے لوگوں سے بھی پوچھا تھا مگر کسی کو کچھ نہیں پتا تھا۔دل ہی دل میں وہ ان کے لیے دعائیں کرتے گھر کی جانب چل دی ساتھ ہی وہ خود کو تسلیاں بھی دے رہی تھی۔

جانے بابا جی کہاں چلے گئے تھے۔

....

دسمبر ۲۰۲۰ء

صبح سے ہی سورج نے اپنا منہ بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ سردی اپنے جوبن پر تھی۔ اسلام آباد کی پہاڑیاں دھند سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ ایسے میں نورا بھی تک رضائی میں منہ ڈالے سو رہی تھی۔ ۱۱ ہونے کو تھے۔ وہ رات والے واقعے کے بعد یونیورسٹی بھی نہ گئی۔

ڈائننگ ٹیبل پہ بیٹھے سب ناشتے میں مصروف تھے ساتھ ہلکی پھلکی گپ شپ بھی ہو رہی تھی۔ ارجمند انہیں اپنے انگلینڈ کے قصے سنا رہا تھا۔ سربراہی کرسی پر ریاض صاحب براجمان تھے ان کے ساتھ ہی ایک سائڈ پر ناہید بیگم اور دوسری سائڈ پر ارجمند بیٹھا تھا۔ ریاض صاحب نے

آج دیر سے آفس جانا تھا سو وہ سب کے ساتھ بیٹھ کے آرام سے ناشتہ کر رہے تھے۔ارجمند کے آنے کی خوشی میں ناشتے کا بھرپور انتظام کیا گیا تھا۔

"بڑی امی! نوری کہاں ہے؟ یونیورسٹی چلی گئی کیا؟"

ارجمند نورِ حرم کو پیار سے نوری کہتا تھا۔

"پانچ سال پہلے میں ایک چھوٹی سی گڑیا کو چھوڑ کر گیا تھا اب ماشاءاللہ ہماری نوری کافی بڑی ہو گئی ہے" سلائس پہ جیم لگاتے ہوئے ارجمند بہت انہماک سے بول رہا تھا۔

"وہ رات کو دیر تک جاگتی رہی ہے نا تو اب نیند پوری کر کے ہی اٹھے گی۔یونیورسٹی میں شائد آج کوئی کلاس نہیں تھی اسی لیے نہیں گئی ورنہ وہ یونیورسٹی نہ جائے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ ناہید بیگم مسکراتے ہوئے بتا رہی تھیں۔"

تقریباً ۱۲ بجے کے قریب نور اٹھ کر باہر آئی تھی۔کھلے ٹراؤزر پر شارٹ شرٹ، گلے میں مفلر کی طرح دوپٹہ ڈالے کچن میں میڈ کو ناشتہ بنانے کا بول کر وہ باہر لاؤنج میں آ بیٹھی تھی۔ ریاض صاحب آفس جا چکے تھے اور ناہید بیگم اپنی این.جی کے کام کے لیے چلی گئی تھیں۔

بال جوڑے کی شکل میں اوپر باندھے وہ دونوں ٹانگیں صوفے پر اوپر کر کے گھٹنوں پر سر رکھے بیٹھ گئی تھی اور بظاہر بے مقصد ٹی وی چینل بدلتے ہوئے وہ دور کہیں سوچوں میں گم تھی۔

"نوری ی ی ی ی۔۔۔۔۔۔واپس آجاؤ کہاں گم ہو"

ارجمند نے ہلکا سا تھپڑ نور کے سر پر لگایا تھا پھر مسکراتے ہوئے سامنے ہی صوفے پر بیٹھ گیا

۔

ہم۔۔۔ک۔۔کہیں نہیں۔۔۔بھائی۔۔۔میں تو یہیں ہوں۔۔۔آ۔۔آپ کب آئے؟"

وہ ایک دم سے بوکھلا گئی تھی۔

"کہاں گم تھی؟"

وہ بغور اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سوال دہرا رہے تھے۔

"کہیں بھی نہیں بھائی میں تو ٹی وی دیکھ رہی تھی"

www.novelsclubb.com

وہ نظریں چرا رہی تھی۔

’’ہمم۔۔۔۔۔ناشتہ کر لو پھر مجھے باہر لان میں ملو تم سے بات کرنی ہے‘‘

میڈ کو ناشتہ لاتے ہوئے دیکھ کر وہ وہاں سے اٹھ کر باہر چل دیے تھے۔ان کا لہجہ عجیب سا

تھا

نور حیرانی سے انہیں دیکھے گئی۔

’’یہ ان کو اچانک کیا ہوا‘‘

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے ناشتہ کرنے لگی۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ لان میں ارجمند بھائی کے ساتھ گھاس پر بیٹھی تھی۔

’’جی بھائی کیا بات کرنی تھی آپ کو‘‘

وہ گھاس پر انگلیاں پھیر رہی تھی۔

’’کل رات کو کیا ہوا تھا نور‘‘

بغیر کسی تمہید کے وہ اس کا چہرہ دیکھ کر پوچھ رہے تھے۔

گھاس پر پھرتی انگلیاں ایک دم سے رک گئی تھیں، وہ اس اچانک سوال پہ گڑبڑا گئی تھی۔

"کیا ہوا تھا؟"

بظاہر خود کو نارمل کرتے ہوئے وہ الٹا سوال کر رہی تھی۔ وہ پھر سے گھاس پر انگلیاں پھیرنے لگی تھی۔

دیکھو بیٹا! میں تمہارا بڑا بھائی ہونے کے ساتھ تمہارا فرینڈ بھی ہوں تم مجھ سے کچھ بھی" شئیر کر سکتی ہو" وہ اسے پیار سے سمجھا رہے تھے۔

"مجھے پتا ہے کل رات کو تمہارے ساتھ کچھ تو ایسا ہوا ہے جس سے تم ڈر گئی ہو"

"کچھ بھی نہیں ہوا بھائی ایسا۔۔۔۔ ہوتا تو میں آپ کو نہ بتاتی کیا"

وہ اپنے لہجے کو مضبوط کرتے ہوئے بولی تھی۔وہ ابھی تک خود بھی شیور نہیں تھی کہ وہ لوگ اس کے پیچھے تھے بھی یا یہ صرف اس کا وہم تھا۔وہ کسی کو بھی بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اوکے۔۔۔مان لیتے ہیں لیکن اگر کوئی بھی بات ہوئی تو یہ مت بھولنا کہ تمہارا ایک عدد" بڑا بھائی بھی ہے میں سب سنبھال لوں گا" وہ پیار سے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے اٹھ گئے تھے لیکن انہیں ابھی بھی فکر لگی ہوئی تھی ان کی گٹ فیلینگ انہیں کچھ غلط ہونے کا اشارہ دے رہی تھی۔

"جی بھائی"

وہ وہیں بیٹھی ارجمند کو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی

بڑے بھائی بھی اللہ کی کتنی بڑی نعمت ہوتے ہیں، باپ کے بعد ایک مضبوط سہارا ہوتے ہیں جو آپ کو کسی بھی سیچوئشن میں اکیلا نہیں چھوڑتے کبھی آپ کو گرنے نہیں دیتے۔

www.novelsclubb.com

کل یونیورسٹی جا کر سب سے پہلے اسی بات کی تصدیق کروں گی اور اس کے بعد اس شاہ ویز کے بچے سے نپٹ بھی لوں گی" وہ دل میں کل کے لیے منصوبے بنا رہی تھی لیکن تقدیر نے تو کچھ اور ہی لکھا تھا جس سے وہ انجان تھی۔ کل کیا ہونے والا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔

....

وہ تینوں کیفے میں بیٹھے اِدھر اُدھر کی باتوں میں مصروف تھے ساتھ ہی ہلکا پھلکا ناشتہ بھی انجوائے کر رہے تھے۔

"لگتا ہے رات کو کسی کی نیند پوری نہیں ہوئی"

محتسم نے بظاہر لاپرواہی سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا تھا اس کا اشارہ اذلان کی طرف تھا

۔

ہاں رات کو آپ لوگوں کا پہرہ بھی دینا ہوتا ہے نا اسی لیے رات کو نیند پوری نہیں ہو"

سکی"

اذلان نے اس کی بات ناک سے مکھی کی طرح اڑائی تھی۔

"جی جی بالکل ہمارے لیے ہی رات بھر جاگا جا رہا تھا۔"

التمش نے بھی گفتگو میں حصہ لیا تھا۔ پھر تینوں قہقہہ مار کے ہنسنے لگے۔۔اذلان کا ڈمپل

ہنسنے سے اور نمایاں ہو گیا تھا۔

وہ تینوں ہی اس لڑکی کے بارے میں بات کرنے سے کترا رہے تھے۔ جلد بدیر وہ بات

سامنے آہی جانی تھی سو تینوں خاموش رہے۔

التمش یار تم نے اسائنمنٹ اور پراجیکٹ کمپلیٹ کیا یا نہیں؟ کہاں تک پہنچا کچھ تو"

بتا۔۔۔"

ازلان اب سیریس ہو کر پڑھائی کے بارے میں بات کرنے لگا تھا جبکہ محتسم بے فکری سے چائے پیتا ہوا باہر گراؤنڈ میں فٹ بال کھیلتے لڑکوں کو دیکھ رہا تھا۔

محتسم اور التمش دونوں دوست ہونے کے ساتھ ساتھ کزنز بھی تھے۔التمش' محتسم کے تایا کا بیٹا تھا۔وہ شروع سے ہی جوائنٹ فیملی میں رہتے تھے اور دونوں میں بہت انڈرسٹینڈنگ تھی۔دادا کی ڈیتھ کے بعد فیملی بزنس دونوں بھائیوں نے سنبھالا تھا۔التمش کی دو چھوٹی بہنیں تھیں (ثمن اور اسماء) جبکہ محتسم اکلوتا تھا۔ محتسم کا رشتہ بچپن سے ہی التمش کی بہن ثمن کے ساتھ طے تھا۔یونیورسٹی کے بعد محتسم نے اپنا فیملی بزنس سنبھالنا تھا جبکہ التمش کا بزنس میں ذرا دل نہیں لگتا تھا۔اس کی زندگی کا مقصد کچھ اور ہی تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمم۔۔۔۔باہر کیا دیکھ رہے ہو؟"

ازلان کی نظر محتسم پر پڑی تو وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔

ہمم۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں سوچ رہا ہوں باہر جا کر فٹبال کھیل لوں آپ لوگوں کی" پڑھائی مجھے بور کر رہی ہے" ایک نظر ٹیبل پر کھلی بکس اور نوٹس پر ڈال کر

وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا اب اس کا رخ باہر گراؤنڈ کی جانب تھا۔

"اففففف۔۔۔۔۔۔۔۔یہ لڑکا اور اس کے بدلتے موڈ جانے کب یہ سیریس ہوگا"

التمش نے سر پکڑ لیا تھا۔

"اس کو اب ثمن بھابھی ہی سیدھا کریں گی"

ازلان نے کہا تو دونوں ہنسنے لگے۔ایک نظر باہر فٹ بال کھیلتے محتسم پر ڈالی اور پھر سے کام کرنے لگے۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••••••••••••••••

"دانیاااااال۔۔۔۔۔میرا بچہ"

وہ یک دم اس کے گلے لگ گئیں۔دروازے پر اور کوئی نہیں ان کا لختِ جگر کھڑا تھا

"کیا ہوا امی"

دعا ان کی آواز سن کر باہر بھاگی تھی

"دانی ی ی ی ی ی ی۔۔۔۔۔بھائی"

وہ بھاگ کر دانیال کے گلے لگی تھی۔

افففففف بھائی۔۔۔۔آپ کتنے وہ ہیں۔۔۔۔کل ہی آپ سے بات ہوئی تھی اور آپ" نے بولا تھا فلحال میں نہیں آسکتا،آپ مجھے تو بتا ہی سکتے تھے۔" دعا نے مصنوعی ناراضگی کا اظہار کیا دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر آنکھیں چھوٹی کر کے وہ اسے گھور رہی تھی۔

"ارے ایسے مت گھورو مجھے بس اچانک پروگرام بنا تو میں آگیا آپ سب کے پاس"

بلیک جینز، براؤن کوٹ میں ۷.۵ قد،ماتھے پہ بکھرے بال چہرے پر سفر کی تھکان،ہاتھ میں لیگیج لیے وہ مسکرا رہا تھا۔

فرحت بیگم اپنے جذبات پہ قابو نہ رکھ پائی تھیں اور ان کی آنکھیں چھلک پڑیں تھیں۔

دانیال ان کو پیار سے کندھے سے پکڑ کر اندر لے گیا تھا دعا بھی ان کے پیچھے سامان اٹھائے اندر داخل ہوئی۔

"ارے میری پیاری امی جان اب رونا بند کریں دیکھیں آپ کا پیارا سا ہینڈسم سا بیٹا آپ کے سامنے بیٹھا ہے۔" وہ شوخیہ انداز میں کالر سیدھا کرتے ہوئے بولا تھا اس کے انداز پہ وہ بے ساختہ ہنس پڑی تھیں۔

"بابا آفس گئے ہیں؟"

دانیال نے گردن ادھر ادھر موڑ کر تلاش کرنے کے انداز میں امی سے پوچھا۔

"جی۔۔۔وہ شام کو ہی آئیں گے اب"

معین صاحب کے آفس سے واپس آنے میں ابھی کافی وقت تھا۔ دعا اور دانیال نے امی کو فون کر کے دانیال کے آنے کی خبر دینے سے منع کر دیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دعا نے فون کر کے اپنی بڑی بہن زرمینہ کو بھی خبر کر دی تھی مگر وہ ایک دم سے نہیں آ سکتی تھی۔اس کے سسرال کا معاملہ تھا۔

زرمینہ کا ہسبنڈ صفدر گھر کا بڑا بیٹا تھا، سسر کی ڈیتھ ہو چکی تھی جس کے بعد گھر کی ساری ذمہ داری صفدر پر آ گئی تھی چھوٹے بہن بھائیوں کی پڑھائی کا خرچہ، اپنے دونوں بچوں کا خرچہ گھر کے باقی اخراجات وغیرہ۔،

زرمینہ کے دو بچے تھے بڑی بیٹی رومائشہ تین سال کی جبکہ چھوٹا بیٹا ارحم ابھی ڈیڑھ سال کا تھا۔

ساس کا مزاج زیادہ تر خراب ہی رہتا تھا۔

دانیال کی خبر ملنے پر زرمینہ بہت خوش ہوئی تھی اور پھر کل چکر لگانے کا بول کر کال کٹ کر دی تھی۔

شام کو جیسے ہی معین صاحب گھر پہنچے تو گیٹ دانیال نے ہی کھولا تھا وہ دانیال کو اپنے سامنے دیکھ کر پہلے تو بے یقینی سے دیکھے گئی پھر یکدم گلے سے لگا لیا۔

www.novelsclubb.com

اپنے بچوں کو جوان ہوتے دیکھ کر الگ ہی قسم کا سکون ملتا ہے جیسے عمر بھر کی کمائی مل گئی ہو۔

رات کے کھانے کے بعد دانیال اپنے پیرنٹس کے ساتھ اندر روم میں بیٹھا تھا۔۔۔دعا کچن سمیٹ رہی تھی۔

جی امی۔۔۔ایگزامز ختم ہو گئے تھے تو سوچا ایک چکر لگا ہی آتے ہیں۔بس ایک سال اور رہ گیا ہے اس کے بعد واپسی" دانیال بہت احترام سے صوفے پر بیٹھا بتا رہا تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے بیٹا! ویسے بھی تمہارے جانے کے بعد گھر بلکل خالی ہو گیا ہے"

معین صاحب بیڈ پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔

"اچھا جی۔۔۔۔ہماری تو اب کوئی ویلیو ہی نہیں رہی۔"

دعا ابھی ہی کام نپٹا کے اندر داخل ہوئی تھی اور مصنوعی ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔

"ارے نہیں نہیں میرے بیٹے کی تو بات ہی الگ ہے"

انہوں نے اشارے سے دعا کو پاس بلایا تھا۔

کافی دیر باتیں کرنے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔

دعا بھی کل کے لیے منصوبے بنانے لگی، کل کا دن اس کے لیے بہت اہم تھا۔

....

آج مدرسے کی چھٹی تھی لیکن پھر بھی وہ جلدی جلدی سارا کام نپٹا کر مدرسے جانے کے لیے تیار ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

جی۔۔۔۔وہ ضروری کام ہے بس اسی لیے جارہی ہوں تھوڑی دیر میں واپس آجاؤں ”
گی“

ماں کے پوچھنے پر جلدی سے جواب دے کر وہ نکل گئی کہیں وہ روک ہی نہ دیں۔

مدرسے سے ذرا فاصلے پر ہی اسے وہ فقیر بابا نظر آگئے تھے وہ وہاں آئی بھی تو ان کے لیے
ہی تھی رات بھر وہ چین سے سو نہیں سکی تھی۔

وہ بھاگتی ہوئی ان کے پاس پہنچی اس کا سانس پھول رہا تھا۔

“کہاں تھے۔۔۔۔ بابا جی آپ۔۔۔۔۔۔۔ کل”

وہ پھولے ہوئے سانس کے درمیان بولی کمر پہ ہاتھ رکھے وہ اپنی سانس بحال کرنے کی
کوشش کر رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فقیر بابا نے ایک نظر اٹھا کر اسے ناگواری سے دیکھا جیسے اس کا سوال انہیں پسند نہ آیا ہو اور پھر سے نیچے زمین پر آڑھی ترچھی لائینیں کھینچنے لگے۔

بابا جی میں آپ سے پوچھ رہی ہوں۔۔۔ کل کہاں تھے آپ میں نے کتنا انتظار کیا آپ کا''

اسے ان کا اگنور کرنا برا نہیں لگا تھا۔ وہ وہیں زمین پر ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔ وہ جگہ تھوڑی کنارے پر تھی لوگوں کا اتنا آنا جانا نہیں تھا۔

''آپ ہمیشہ یہیں بیٹھے رہتے ہیں؟''

اس نے دوبارہ سے سوال دہرانا مناسب نہیں سمجھا کہیں باباجی ناراض ہو کر اٹھ ہی نہ جائیں۔

"نہیں کبھی یہاں کبھی کہیں اور جہاں اللہ لے جائے"

وہ ابھی تک نیچے ہی دیکھ رہے تھے ان کے لہجے میں عجیب سی خفگی تھی۔

"اچھا۔۔۔۔۔تو آپ یہاں آتے تو رہیں گے نا؟؟؟؟"

وہ سوچنے والے انداز میں پوچھ رہی تھی ایک ہاتھ توڑی کے نیچے رکھ کر وہ بہت انہماک سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں"

انہوں نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا تھا۔

"کیوں ں ں ں ں ں ں ں ں۔۔۔۔۔؟؟؟"

وہ سیدھی ہو کہ بیٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں پتری بظاہر تو کہیں نہیں جا رہا لیکن پتا ہے کیا کچھ لوگوں کے ساتھ ہماری کچھ وقت کے لیے وابستگی صرف اس لیے ہوتی ہے کیوں کہ ان کی روح میں ہماری روح کا حصہ ہوتا ہے اور جب وہ ختم ہوتا ہے تو ہم لوگوں کو الگ ہونا ہوتا ہے اور پتری زندگی میں ہمیشہ کے لیے

کچھ بھی نہیں ہوتا یہاں تک کہ زندگی خود بھی اور ویسے بھی میں ہمیشہ کے لیے یہاں نہیں ہوں باقی اللہ ہماری مدد اور اصلاح فرمائے۔"۔

وہ اس کے سامنے پہلی بار اتنا زیادہ بولے تھے۔

"آپ کیوں نہیں ہوں گے یہاں ہمیشہ"

وہ اداس ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اصل میں ہم فقیر لوگ ہیں اور لوگ ہم سے ڈر کے مارے خود الگ ہو جاتے ہیں" حالانکہ ہم اللہ ﷻ، نبی ﷺ کے در کے فقیر کسی کو کچھ نہیں کہتے نا ہی نقصان پہنچاتے ہیں بلکہ ہم تو اللہ کی مخلوق کی مدد کرتے ہیں"۔

"آپ کو لگتا ہے کہ میں ڈر کے مارے بھاگ جاؤں گی؟"

وہ ماتھے پہ شکنیں ڈالے پوچھ رہی تھی۔

"یہ وقت بتائے گا پتری"

"میں نہیں بھاگوں گی"

وہ بضد تھی۔

"ہاہاہاپتا ہے لوگ کچھ وقت کے بعد ہم فقیروں کو پاگل سمجھنے لگتے ہیں"

اس نے پہلی بار انہیں ہنستا ہوا دیکھا تھا۔

"میں نے نہیں سمجھنا پاگل"

دیکھتے ہیں۔۔۔۔ابھی گھر جاؤ بہت دیر ہو گئی ہے تمہیں گھر سے نکلے۔۔۔ جلدی"

"واپس آنے کا کہہ کر آئی تھی تم

وہ حیران رہ گئی ان کو تو اس نے کچھ نہیں بتایا تھا انہیں کیسے پتا چلا۔

“ک۔۔۔۔کون ہیں آپ۔۔۔؟ آپ کو کیسے پتا کہ میں گھر کیا بتا کہ آئی تھی۔”

میں آدم زاد میرے چھپے کئی راز”

اگر جو کھل جائیں تو اک قیامت ہو“۔

وہ اسے حیرانگی میں بیٹھا چھوڑ کر وہاں سے چل دیے۔

(جاری ہے)

....

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: